هو الرزاق

يوصيكم الله في اولادكم

تحرير دلپذير بجواب استفتا درباره مسودهٔ قانون جديد

از جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول
مولانا محمد سعيد بسط الله ظلال علومه على القريب والبعيد

حسب الارشاد

عاليجناب معلى القاب مرجع هر صغير وكبير منشی محمد امير صاحب
رئيس اعظم شهر پٹنه دام اقباله

در مطبع محمدی واقع شهر پٹنه باهتمام فضل كريم طبع شد

سنه ۱۲۹۰ ه

بسم الله الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہین علماے دین و مفتیان شرع متین اس
خصوص مین کہ سی اس آئی سید احمد خان بہادر کہ
مخالفت اونکی امور دین مین اونکی تہذیب الاخلاق اور تفسیر سے ظاہر
ظاہر ہے یہہ تمہید اشتہار کے ایک تدبیر مسلمانون کے خاندانونکو
تباہی اور بربادی سے بچانے کی ایک مسودہ قانون
کا موسوم بہ قانون وقف خاندان اہل اسلام چہاپ کر
مشتہر کیا ہے اور چونکہ اونپر ثابت ہے کہ گورنمنٹ
ایسے قانونکو بلحاظ دست اندازی امور مذہبی مین منظور
نہین کریگی مسلمان رئیسون اور اہل خاندان کی اوسپر

دستخط چاہی ہے اوسمین لکہا ہے کہ مسلمان خاندانون
مین ایک یہ آفت ہے کہ جب کوئی مورث صاحب جائداد
مرجاتا ہے اور اوسکی متعدد اولاد رہتی ہے تو جائداد
اوسکی بیٹون مین تقسیم ہوجاتی ہے اور ہر ایک کے پاس
تہوڑی تہوڑی آمدنی کی جائداد رہ جاتی ہے وراثت
کا مسئلہ بموجب شرع کے ایسا مستحکم ہے کہ کوئی
مسلمان اوسکی بجاآوری سے انکار نہین کرسکتا اور وصیت
ثلث مال سے زیادہ مین نہین صحیح ہے اور نہ ذوی
الفروض کے حق مین اوسکو وصیت کرنیکا اختیار ہے
ہان وقف البتہ کل مال کو کرسکتا ہے پس چاہیئے
کہ اہل مقدرت اپنی املاک کو وقف علی نفسہ و اولادہ
و اقاربہ کرین اور اوس قانون مین بہت سے
شرایط اور ضوابط اس وقف کے مندرج کیے ہین
مثلاً یہہ کہ جائداد دس ہزار کی آمدنی سے کم کی نہو
اور جانشینی کا طریقہ خاص منضبط کیا ہے مثلاً

در صورت اولاد کے بڑا بیٹا اور کسی بیٹے کے متولی
کرنے کا اختیار نہو اور قاعدے پرورش رشتہ دارونکے
بنائے ہین اور اختراع کئے ہین کہ اوس مین حق تلفی
ورثہ کی سوا جانشین کے صریح ہے کیونکہ جو ماہیہ یا سالانہ
اونکا مقرر کیا ہے وہ آمدنی کثیر مین اقل قلیل ہے
اور بھی ایک زمان معین تک تفصیل اوسکی موجب تطویل
ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ اسواسطے
ہم علما سے پوچھتے ہین کہ ایسا قانون بنانا موافق
شرع کے ہے یا مخالف اور مسلمانونکو اوس قانونکا اجرا مین
کوشش کرنی موجب اثم وعدوان کا ہے یا نہین
اور وقف علی نفسہ وعلی اولادہ واقاربہ من آئمہ مجتہدین
کی کیا مذہب ہین اور جو کوئی کل مال یا اکثر مال اپنی نفس
پر اور اولاد واقارب پر بطور اس قانون کے وقف
کرے اس نیت سے کہ میراث میری مال ہین جاری
نہو عند اللہ مستحق ثواب ہے یا عقاب بینوا توجروا۔

الجواب واللّٰہ الموفق للصواب

اللّٰہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا
وارزقنا اجتنابہ بنانا ایسے قانون کا مخالف شریعت
اور بدعت ضلالت سے اول تو بنا اوسکی اس نیت پر ہے
کہ مسلمان صاحب دولت کے مال مین میراث نہین جاری رہے
اور سد باب توریث ہوا اور یہہ نیت فاسد ہے
جسپر مفاسد کثیرہ مترتب ہوتے ہین حدیث متفق علیہ ہے انما
الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی فمن کان ہجرتہ الی
اللہ و رسولہ فہجرتہ الی اللہ و رسولہ ومن کان ہجرتہ
الی دنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ
اگرچہ اس بارہ مین ضرورت لانے نظایر وامثال
کی نہین ہے لیکن نظیر مسجد ضرار کی کہ چند آدمیون نے
مدینہ طیبہ مین قریب مسجد قبا کے بنائی تھی اور اللہ تعالی
نے اوسکے ہدم کا حکم فرمایا اور اب تک اثر خرابی کا

ہ حدیث متفق علیہ
اصطلاح مین محدثین کے
اوس حدیث کو کہتے ہین
کہ جسکو بخاری و مسلم دونون نے
روایت کی ہو ۱۲
منہ

اوسکے وہاں موجود ہو وی جاتی ہے قال اللہ تعالے وَالَّذِیْنَ
اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا
بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ
اِلَّا الْحُسْنٰی وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ
لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی
مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ
رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ
الْمُطَّهِّرِیْنَ اور جنہوں نے بنائی ہے ایک مسجد
واسطے زیان پہونچانے کے اور واسطے پھوٹ
ڈالنے کے درمیان مسلمانوں کے یعنی جو لوگ مسجد
قبا مین نماز پڑہتے تھے اونکی جماعت متفرق ہو جاوے
اور واسطے کمینگاہ یعنی تاک کی جگہہ بنائی اوسکے
لیے جو لڑا اللہ اور رسول سے اوسکے قبل سے
ایک شخص تھا ابو عامر راہب وسکے کہنے سے

یہہ مسجد بنائی تھی اور رہ وہ گیا تہا کہ قیصر روم کے یہان سے
لشکر لاوے واسطے قتال نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے اور البتہ قسم کہائینگے کہ نہین چاہا ہمین نے
مگر نیکی جیسے آسانی مسکین پر مینہہ اور گرمی مین اور
کشادگی مسلمانون مین اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ تحقیق
وہ جہوٹے ہین ۔ آور انہون نے درخواست کی
تہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین تشریف
لیجاکے نماز پڑہین فرمایا اللہ نے نکہڑا ہو بیچ اوسکے
کبھی پس آپ نے بہیجا ایک جماعت کہ گرادیا اوسکو
اور جلا دیا اور بنایا اوسکو جگہہ کوڑا ڈالنے کی البتہ
جو مسجد کہ بنیاد رکہی گئی اوپر تقوی کے اول روز سے
یعنی جس دن سے آپ مدینہ مین گئے وہ مسجد
قبا ہے سزاوار تر ہے کہ نماز پڑہے تو اوس مین بیچ
اوسکے وہ مرد ہین جنکو خوشی ہے پاک رہنے کی
اور اللہ دوست رکہتا ہے پاک رہنے والونکو پس

مومنونکو لازم ہے کہ کسی قانون جدید پر گو بنانیوالا اوسکا
مدعی بڑی دانشمندی کا ہو اور اظہار کیسی ہی خیر خواہی
کا مسلمانون کے حق مین کرے سر نجھکائین اور اوس مین
ضرر اپنا اور ضرر مسلمین کا سمجھین اونکے واسطے قانون
شرع کہ اول بنیاد اوسکی بڑی ہے اور بارہ سَے برس سے
زیادہ ہوا کہ چلا آتا ہے کافی و وافی ہے اوسی پر عمل ہے
ہمیشہ پاک لوگونکا دوسرے یہہ کہ بنانا اس قانون کا
احداث شریعت جدیدہ من عندہ نفسہ ہے اور یہہ محض ناروا
ہے اور شارع نے اسبارہ مین قدغن بلیغ کی ہے
اور وعید شدید فرمایا ہے من احدث فی امرنا ہذا ما لیس
منہ فہو رد حدیث متفق علیہ ہے اور کوئی یہان یہہ
نہین کہہ سکتا ہے کہ بدعت کی علمانے دو قسمین کی
ہین بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ اسواسطے کہ کسیکو
اختیار تشریع کا اور ضوابط اور قواعد بنانے کا واسطے
مسلمانونکے جسمین کہ شارع حکم فرما چکا نہین ہے اگر سوائے شارع

نے کسی حکم کو مثلا عام اور مطلق فرمایا ہے ہم اوسکو ہرگز
خاص اور مقید نہین کر سکتے ہین اور ایسا ہی برعکس
اخرج سعید بن منصور وابو یعلی قال السیوطی بسند جید
ان عمر نہی الناس ان یزیدوا النساء فی صدقاتہن علی
اربعمائة درہم فاعترضت لہ امرأة من قریش فقالت
اما سمعت ما انزل اللہ یقول واتیتم احداہن قنطارا فقال
اللہم غفرا کل الناس افقہ من عمر فرکب المنبر فقال ایہا
الناس انی کنت نہیتکم ان تزیدوا النساء فی صدقاتہن علی
اربعمائة درہم فمن شاء ان یعطی مالہ ما احب قال ابو یعلی
واظنہ قال فمن طابت نفسہ فلیفعل قال ابن کثیر اسنادہ
جید قوی وقد رویت ہذہ القصۃ بالفاظ مختلفۃ ہذا
احدہا ترجمہ اس روایت کا یہہ ہے کہ سعید بن منصور و
ابو یعلی نے بقول حافظ جلال الدین سیوطی بسند
جید روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے منع کیا لوگون کو
کہ زیادہ کرین مہر عورتون کی اوپر چار سے درہم کے

پس معترض ہوئی ایک عورت واسطے اونکے قریش
سے پس کہا کیا نہین سنا تو نے جو نازل کیا اللہ نے
و آتیتم احدٰہن قنطارا یعنی سورہ نسا مین اللہ نے فرمایا
ہے کہ اگر چاہو تم بدلنا ایک زوجہ کا جگہہ دوسری زوجہ کے
اور دیا ہو تم نے ایک کو مال کثیر تو نہ لو اوس سے کچھہ
پس کہا حضرت عمر نے یا اللہ بخش سب لوگ زیادہ فقیہہ
ہین عمر سے پھر چڑھے منبر پر پس کہا اے لوگو مین نے
منع کیا تھا تمہین کہ زیادہ کرو عورتون کو مہرون مین
اونکے اوپر چار سو درہم کے سو جو چاہے تم سے
کہ دے مال اپنا جو خوشی ہو کہا ابو یعلے نے گمان
کرتا ہون مین کہ کہا پس جو شخص کہ خوش ہو جی اوسکا
پس کرے یعنی زیادہ چارسی درہم پر کہا ابن کثیر نے
اسناد اوسکی جید اور قوی ہے اور روایت کیا گیا ہے
یہہ قصہ بالفاظ مختلفہ کہ اون مین سے ایک یہہ ہے
سبحان اللہ حضرت عمر جنکی شان مین وارد ہے

الحق ینطق علی لسان عمر اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کہنے سے ایک عورت کے اور یاد دلانے سے ایک آیت کے گراوس سے مطلق کثیر ہونا مہر کا بوجھا جاتا ہے تحدید اپنی خلاف اوسکے سمجھکر مغفرت اللہ سے چاہی اور اعتراف افقہ ہونیکا اوس عورت کے اس مسئلہ مین اپنے سے کیا اور منبر پر کہڑے ہوکے پکار دیا کہ جسکی جو خوشی ہو مہر باندہے کچھہ حد نہین یہ قانون ایک حیلہ وقف علی نفسہ وعلی اولادہ واقاربہ نکالکر بنانا اوس طومار کی طومار اپنی طرف سے باندہ کے گورنمنٹ مین پیش کرنا کیونکر موافق شرع کے ہوگا اس قانون سے تو میراث مسلمین مین بھی خلل پڑتا ہے اور وقف بھی جس حیثیت پر شرع مین ہے برہم ودرہم ہوتا ہے شرع مین جسکی زمین پیش رو پیہ کی مالیت ہو مثلا وقف کر سکتا ہے اس قانون کے رو سے

وہ مجبور اور بے اختیار ہو گیا کوئی شاید اگر یہ کہے
کہ اوسکو اختیار باقی ہے تو جواب یہہ ہے کہ جب حاکم
نے اوسکو بموجب اس قانون کے اعتبار نکیا تو
وقف اوسکا گیا کام آیا اور کیا نتیجہ دیا یہہ فقط ایک بات
تمثیلاً لکھی گئی وہ قانون ایسے مضامین سے مالامال ہے
اور جب خلاف شرع اور بدعت ضلالت ہونا اوس
قانون کا ثابت ہوا تو ظاہر ہوا جواب دوسرے سوال
کا کہ مسلمانوں کو کوشش اوسکے اجرامین کرنا موجب
اثم وعدوان ہے قال اللہ تعالے و تعاونوا علی
البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم و
العدوان اور حدیث مین وارد ہے من احدث
حدثا او آوی محدثا علیہ لعنۃ اللہ والملائکہ والناس
اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا و لا عدلا رواہ الطبرانی عن
ابن عباس والبزار عن ثوبان یعنی جو مبتدع کہ احداث
کرے نیا امر دین مین یا جگہہ دے ایسے مبتدع

اوسپر ہے لعنت اللہ اور فرشتون اور آدمیونکی سبکی
نہین قبول کریگا اللہ اوس سے فرض اور نہ نفل اور
جواب تیسرے سوال کا یہہ ہے کہ وقف نزدیک امام
ابو حنیفہ رح کے حبس عین ہے اوپر ملک واقف کے
اور تصدق ہے منفعت اسیواسطے بعضون نے سمجھا
کہ امام وقف کو جائز نہین رکہتے ہین اور اصح یہہ ہے
کہ امام صاحب رح کے نزدیک بھی وقف جائز ہے لیکن
لازم نہین اور بمنزلہ عاریت ہے پس جائز ہے اوسکو کہ
رجوع کرے اور جائز ہے کہ ہبہ یا بیع کرے مگر اوس
صورت مین کہ حاکم حکم کرے ساتھہ لزوم وقف
اور خروج اوسکے ملک واقف سے اور نزدیک
صاحبین رح کے حبس عین ہے اوپر ملک اللہ تعالے
کے پس زائل ہوگی ملک واقف کی طرف اللہ تعالے
کے ایسے وجہہ پر کہ نفع اوسکا طرف بندون کے
پہونچے امام ابو یوسف رح کے نزدیک تو بمجرد قول

زوال ملک کا ہوتا ہے اور امام محمد رح کے نزدیک ضرور
ہے تسلیم طرف متولی کے اور مفتی بہ قول صاحبین ہے
اور وقف اولاد و اقارب پر باتفاق آئمہ صحیح ہے
جسکا جیسا مذہب ہے لیکن اسمین بھی عدل چاہیے
رہا وقف علی نفسہ امام ابو حنیفہ رح سے اسمین تصریح
نہین پائی گئی لیکن اونکے طور پر اسکے کچھ معنی
نہین نکلتے ہین اسواسطے کہ شئی اوسکی ملک پر ہے
اور تصرف منافع کا اُسے اختیار قبل سے حاصل ہے
تصدق منفعت کا اپنے نفس پر کیا معنی رکھتا ہے اسیواسطے
قسطلانی شرح بخاری مین لکھا ہے کہ امام ابو یوسف
کے نزدیک وقف علی النفس جایز ہے اور امام
صاحب سے سکوت کیا ہے اور کتاب رحمۃ الامہ فی
اختلاف الائمہ مین ہے ولو وقف شیئاً علی نفسہ صح
عند ابی حنیفۃ واحمد وقال مالک والشافعی لا یصح یعنی
اگر وقف کرے کوئی شئے اپنے نفس پر صحیح ہے نزدیک

ابو حنیفہ اور احمد کے اور کہا مالک اور شافعی نے نہین
صحیح ہے اور شاید کہ مراد اصحاب امام ابو حنیفہ ہین اور
قسطلانی مین ہے والصحیح من مذہب الشافعیۃ بطلان
الوقف علی النفس وہو المنصوص اور چونکہ مسائل اور
مباحث وقف کے مشہور اور کتب فقہ مین مذکور ہین
اسواسطے تفصیل اوسکی اور نقل عبارت کتب نہین کیا
اور کوئی اوسکا منکر بھی نہین جواب سوال چہارم
کا یہہ ہے کہ وقف کل یا مال اکثر اپنی نفس پر اور اپنی
اولاد و اقارب پر اسواسطے کہ میراث میرے مال
مین جاری نہو اور بعد مرنے کے متروکہ میرا تقسیم
ورثہ مین نہو جیسا اس قانون مین ہے بیشک جور و
ظلم ہے واللہ لا یحب الظالمین اس مقام مین ضرور
ہوا کہ کچھہ دفعات اوس قانون کی ہم بالاختصار لکھین
اول تو بنا اس قانون کی اسی پر ہے کہ سوا جانشین
کے اور ورثہ کو مال و دولت نہ ملے فوائد جو اس

قانون سے مسلمانون کو بزعم موجد قانون حاصل ہونگے
اوسمین مسلمان خاندانون مین دو آفتین لکھین ہین پہلی
آفت تو خود سائل نے اپنے سوال مین مندرج کیا ہے
کہ جائداد مطابق فرائض اللہ کے ورثہ مین تقسیم ہوجاتی
ہین اوسکے بعد لکھا ہے ایک اور آفت مسلمان خاندانون
مین یہہ ہے کہ ذی مقدور اور صاحب جائداد رئیسون کی
اولاد اس خیال سے کہ جب باپ مریگا تو کچھہ جائداد ان
کے حصہ مین آویگی کسی قسم کی لیاقت اور قابلیت جس
سے وہ خود کمانے کے لایق ہون پیدا نہین کرتے
خود بھی نالایق رہتے ہین اور انجام کار جو جائداد وراثت
انکو ملتی ہے اوسکو بھی تلف کر بیٹھتے ہین اس قانون
سے اگر جاری ہو تو یہہ سب خرابیان رفع ہوجاوینگی
انتہی بلفظہ معاذ اللہ یہ باتین وہ ہین جنکے دیکھنے اور
سننے اور لکھنے اور نقل کرنے سے فطرت اسلام
والون کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین عمل یوصیکم اللہ

کرے حاصل نہین کریگا بعد مرنے باپ کے ایک
نالایق تبہ کار گدی پر بیٹھے گا انجام کار جب بیہودگیان
اور فضول خرچیان اوسکی گورمنٹ تک پہونچینگین
چندی تحمل کرکے آدسے گدی سے اوٹھادیگی اور
ریاست اپنے قبضہ مین کرلیگی جیسا مجبور ہو کے
گورمنٹ نے بعضے بادشاہ کو سلطنت سے معزول
فرمایا بلکہ کیا عجب ہی کہ یہہ نالایق بطمع جانشینی قصد ہلاک
کا اپنے باپ کے کرے جیسا سلاطین مین سنا گیا ہے
اور اگر باپ اوسکا ڈرائیگا اور دہمکائیگا کہ قانون
وقف خاندانی سی ایس آئی سید احمد خان بہادر نے
ہم پر لازم و واجب و متحتم التاثیر نہین فرمایا ہے
وہ تو ایک قانون جواز کا ہے مین تیرے اطوار
اچھے نہین دیکھتا ہون مین ہرگز جایداد اپنی ماتحت
ایکٹ ہذا کے نکر دونگا کہ تو جانشین ہو تو وہ سمجھیگا
کیا ہوا اگر مین جانشین نہین ہوا لیکن میراث باپکی

پاؤنگا وہ بھی کفایت کرتی ہے پھر وہی آفت میراث
باقی رہی اور محنت قانون بنانے کی برباد گئی آب
حال یا سوائے جانشین اور اولاد اور رشتہ دار انکا
مطابق اوس ایکٹ کے سنّا چاہیئے جانشین کے
مرنے کے بعد ایسے رشتہ دار اوس کے
جنکا ذکر آگے آئے گا تو جانشین وقت
کو ایسے ہر رشتہ دار کو اپنی حیات
مین یا اس میعاد تک جو آگے مذکور ہوگی
بذریعہ بارہ اقساط مساوی ماہواری کے
رواج ملک کے مطابق ایک مواجب سالانہ ادا کرنا
ہوگا جو مقدار مین مندرج اس قانون سے زیادہ
نہوگا بشرطیکہ رشتہ دار مذکور بروز وفات جانشین
متوفی کے اوسکے ساتھ سکونت اور خورد و نوش
رکھتا ہو اور نیز بدین شرط کہ یہہ رشتہ دار اور کوئی کافی
ذریعہ پرورش کا نہ رکھتا ہو اور نہ رکھنے والا ہو —

دفعہ ۱۳ متوفی کی جدین و والدین و بیوگان بیوہ کی حالت
مین غایت تعداد مواجب سالانہ بشرح ذیل ہوگی —

(ا) جب جائداد کی مالیت سالانہ تین لاکھ روپے
یا تین لاکھ روپیہ سے زائد ہو تو تعداد چہہ ہزار روپے
سے زیادہ نہو گی —

(ب) جب مالیت دو لاکھ روپے یا اوس سے زاید
ہو مگر تین لاکھ سے کم تو تعداد دو ہزار چار سو روپیہ
سے زیادہ نہو گی —

(ج) جب مالیت سالانہ ایک لاکھ روپے یا زاید
مگر دو لاکھ سے کم ہو تو تعداد ایک ہزار دو سے
روپیہ سے زیادہ نہو گی —

(د) جب مالیت سالانہ پچاس ہزار روپیہ یا اوس سے
زائد مگر ایک لاکھ سے کم تو تعداد چہہ سے روپے
سے زیادہ نہو گی —

(ھ) جب مالیت سالانہ تیس ہزار روپیہ یا اوس سے

زاید ہو لیکن پچاس ہزار سے کم تو تعداد تین سو ساٹھ روپیہ سے زیادہ نہوگی —

(و) جب مالیت سالانہ چودہ ہزار روپیہ یا اوس سے زاید ہو لیکن تیس ہزار سے کم تو تعداد دو سو چالیس روپیہ سے زیادہ نہوگی —

(ز) جب مالیت سالانہ چودہ ہزار روپیہ سے کم ہو تو تعداد ایک سو اسی روپیہ سے زیادہ نہوگی — جانشین متوفیٰ کی بیوہ صغیرہ کی حالت مین غایت تعداد مواجب سالانہ کے اوس غایت تعداد سے نصف ہوگی جس کی بیوہ کبیرہ بموجب جزو ماسبق دفعہ ہذا کے مستحق ہوتی دفعہ ۳۱ جانشین متوفیٰ کے برادران اور پسران نابالغ کی حالت مین غایت تعداد مواجب سالانہ کے ایک ہزار دو سو روپے سے زیادہ نہوگی جانشین متوفیٰ کے بھتیجون کی حالت مین جو یتیم اور نابالغ ہین غایت تعداد مواجب

سالانہ کے چھہ سو روپیہ سے زیادہ نہوگی —

دفعہ ۳۲ جانشین متوفی کی دختران ناکتخدا اور پسران و برادران کے بیوگان کی حالت مین عنایت تعداد مواجب سالانہ کے تین سو ساٹھہ روپیہ سے زیادہ نہوگی —

دفعہ ۳۳ بہ پابندی شرایط متذکرہ بالا کے مواجب سالانہ مذکورہ عرصہ مندرجۂ ذیل تک جاری رہینگی

(ا) نابالغ بیٹے یا نابالغ بھتیجے کی حالت مین اوسکے سن بلوغ تک

(ب) دختر یا بیوہ کی حالت مین تاوقتیکہ متوفی کے گھر سے بخوشی نہ نکل جاوین یا تاوقتیکہ بموجب رسم ملک کے مستحق پرورش کے نرہین —

(ج) اور باقی حالتون مین تاوفات یا بندہ مواجب مذکور کے انتہے —

یہہ سب دفعات مین نے اسواسطے نقل کیا کہ ناظرین

جواب کو تصحیح و تصویب جواب مین حالت منتظرہ قانون
کے دیکھنے کے نہین رہے ہے آپ جانے غور رہے
کہ متولی متوفی اگر خود واقف تھا تو اوسکے بیٹے نابالغ
حد بلوغ تک جائداد مین لاکھہ کی بھی کیون نہو سو روپیہ
سے زیادہ مہینہ نہین پائینگے اگر چار بیٹے ہین تو پچیس
روپیہ کا مہینہ پڑا اور بیٹیون تین تیس روپیہ کا مہینہ پڑتا
اگر چار ہین تو سات روپے آٹھہ آنے ہر ایک
کو ملے زمان نکاح تک اس سے زیادہ حق تلفی
اور حرمان ورثہ اور ظلم اونپر کیا ہوگا تو بیشک
حامل اس قانون پر داخل اس وعید مین ہوگا من
قطع میراث اخیہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ رواہ
ابن ماجہ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ مالک کو حالت
صحت مین اختیار رہنے جو تصرف چاہے اپنے مال
مین کرلے کیونکہ تصرف کا نافذ ہونا قضاءً اور
امر ہے اور اوس فعل پر مستحق ثواب و عقاب کا

الجواب صحیح
محمد عظیم عفی عنہ
المجیب ہو المصیب
العبد
حفاظت حسین عفی عنہ

اصاب من اجاب الیہ المرجع والمآب
واللہ اعلم بالصواب احمد علی عفی عنہ
للہ در المجیب
الراقم خادم الطلبہ
محمد ولد مولوی عبد القادر
مرحوم لودیانوی

من اجاب فقد اصاب
محمد کمال عفی عنہ
الجواب حق بلا ارتیاب
احمد حسین …
العبد
احمد حسین عفی عنہ
وعن والدیہ وعن معلمہ

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ جواب باصواب ضمیمہ مسودہ قانون جدید سید احمد خان
بہادر سی ایس آئی کے لکھا ہوا فاضل نحریر و عالم خبیر
مشہور مشارق و مغارب مولانا محمد سعید صاحب
دامت افاداتہم مع دستخط اور مہر خیر
علما کے مطبع محمدی میں اہتمام سے
سید فضل کریم کے
چھپا